زلزلہ اور مزارات اسے کیا کہئیے؟

سید زاہد حسین نعیمی

اکتوبر 2005ء کا پہلا ہفتہ کشمیر اور پاکستان کے عوام کیلئے کرب کے ساتھ شروع ہوا۔ 8 اکتوبر صبح 8 بج کر 52 منٹ پر اس صدی کا سب سے بڑا زلزلہ ہوا جس نے لمحہ بھر میں آبادیوں کو ویرانوں میں بدل دیا۔ زندگی کو موت کی وادی میں دھکیل دیا۔ ہنستی بستی زندگی آہ، کرب اور موت کا شکار ہوگئی۔ اس حادثے نے خصوصی طور پر صوبہ سرحد کا علاقہ بالاکوٹ، مانسہرہ، ایبٹ آباد، اور اس کے متصل علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور آزاد کشمیر کے چار اضلاع نیلم مظفرآباد، باغ اور راولاکوٹ پونچھ میں تباہی مچادی۔ یہاں کئی علاقے اور ان کی ہزاروں انسانی بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے حکومت پاکستان کے مطابق 54 ہزار لوگ اس زلزلے میں ہلاک ہوئے جبکہ 70 ہزار کے قریب زخمی ہوئے۔ لیکن وسیع تر تباہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اعداد و شمار بہت کم ہیں راقم السطور نے جن زلزلہ زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور دیہاتوں میں آبادی مٹ گئی لوگوں کے پیارے فوت ہوئے ان کے مطابق یہ تعداد بہت زیادہ ہے مثلاً ہمارے پڑوس میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے گہمل چھپر ان صرف یہاں 40 آدمی ہلاک ہوئے جبکہ پونچھ راولاکوٹ کا ایک گاؤں سنگولہ ہے جہاں مجموعی طور پر 300 افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ دیہاتی علاقوں میں جہاں میڈیا کی رسائی نہیں ہے اور جہاں لوگ چوٹیوں پر زندگی گزارتے ہیں بہت زیادہ لوگ ہلاک ہوئے۔ اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ صرف آزاد کشمیر کے ان علاقوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے کسی صورت کم نہیں۔ جبکہ آج 30 اکتوبر 2005 جب یہ سطور لکھی جارہی ہیں ضلع مظفرآباد کے علاقے چناری جو دریا جہلم کے کنانے چکوٹھی روڈ پر واقع ہے یہاں ایک سکول الفلاح میں مرنے والے بچوں کی تعداد 2 سو سے زائد بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک معلم نے بتائی ہے جن کی لاشیں ابھی تک نہیں نکالی جاسکیں جو مظفرآباد سے دور بھی نہیں ہے۔

یہ توضمناً بیان کر دیا گیا ہے۔ زلزلے سے بہت بڑی تباہی ہوئی روزنامہ اوصاف 23 اکتوبر 2005ء آف ڈے میگزین نے حکومتی نمائندوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ حکومتی نمائندوں کا کہنا ہے کہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں دو لاکھ مکانات زمین میں دھنس گئے ہیں، لیکن میرے خیال میں یہ تعداد زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس موقع پر جب انسانی آبادیاں صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں بڑے بڑے پلازے زمین بوس ہو چکے ہیں۔ اور آر سی سی عمارت منہدم ہو چکی ہیں۔ مساجد و مدارس، تعلیمی ادارے زمین بوس ہو چکے ہیں ایسے میں کچھ عمارات اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور انہیں دراڑ تک نہیں پڑی اور نہ ان کا ایک پتھر یا اینٹ ہی اپنی جگہ سے الگ ہوئی ہیں۔ جی ہاں! یہ عمارت اللہ تعالیٰ کے ان مقدس، اطاعت شعار اور فرمانبردار بندوں کے مزارات اور خانقاہیں ہیں جو اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور جو انسانی آبادی کا پتہ دیتی ہیں یہاں خانقاہوں کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

راولاکوٹ قصائی گلی میں مجذوب صوفی بزرگ سائیں محمد حسین ؒ کا مزار اپنی اصل حالت میں موجود ہے جبکہ بازار کی دکانیں تباہ ہو چکی ہیں اور عثمانی گروپ کی توحید مسجد بھی زلزلہ کا شکار ہو چکی ہے۔ مرکزی جامع مسجد بھی زلزلہ میں متاثر ہوئی ہے۔ اللہ والی مسجد، مسجد سرور اعظم، مسجد محمد یہ غوثیہ بھی متاثرہ ہوئی ہے۔ پاک گلی سائیں کالا خان ؒ کا مزار بھی محفوظ رہا ہے۔ پاکگلی پیر جنگ ولی شاہ ؒ کا مزار بھی مکمل محفوظ رہا ہے۔ پانیولہ پیر جنید شاہ ؒ کا مزار پیر فضل شاہ ؒ کا مزار بھی مکمل طور پر زلزلے سے محفوظ رہا ہے جبکہ متصل مسجد کو نقصان پہنچا ہے پیر نور شاہ ؒ کوئیر سیداں کا مزار بھی محفوظ رہا ہے، پیر رستم علی شاہ ؒ سرچھ شریف کا مزار بھی مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ ان کے متصل مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ حافظ مبارک شاہ اور حافظ نور احمد شاہ ؒ کیاٹ کلاں کا مزار مبارک بھی محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ سائیں سید میر بادشاہ ڈریالی شریف کا مزار زلزلہ سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں۔ ہاڑی گہل پیر صبح خان ؒ اور سائیں نور احمد خان ؒ کے علاوہ پیر نجاری شاہ ؒ کے مزارات مکمل طور پر محفوظ ہیں جبکہ دائیں بائیں مکانات اور ساتھ ہی فوجی چھاؤنی زمین بوس ہو چکے ہیں۔ بدر سیداں سر سیداں پیر نیاز علی شاہ ؒ کا مزار مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں گاؤں جملہ مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں اور کافی اموات بھی ہو چکی ہیں۔ عباسپور پیر قمر علی بادشاہ ؒ کا مزار مکمل محفوظ رہا جبکہ یہاں آبادیاں زمین بوس ہو چکی ہیں۔ باغ ہدئی باری مردکالی نبی حافظ شریف کا مزار اپنی اصلی حالت میں موجود ہے بلکہ متصل جامع مسجد غوثیہ تباہ ہو چکی ہے ؒ میر سیداں پیر سید یٰسین شاہ ؒ کا مزار مبارک زلزلہ سے محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات گر چکے ہیں، ساہلیاں باغ میں سائیں گلاب خان ؒ کا مزار محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں آبادی تباہ ہو چکی ہے اور بہت جانی نقصان ہوا ہے دھڑے حضرت راہولی خان ؒ کا مزار زلزلہ سے محفوظ ہے اسی طرح مشہور مجذوب مائی شیدی ؒ کا مزار زلزلہ سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ مضافات کی آبادی زمین بوس ہو چکی ہے۔ کھرل ملدیالاں حضرت پیر حجی ؒ کا مزار محفوظ ہے جبکہ یہاں کی آبادی تباہ ہو چکی ہے کھرل عباسیاں حضرت سائیں نواب خان اور انکے فرزنداں کے مزارات مکمل طور پر محفوظ ہیں جبکہ متصل جامع مسجد مع مدرسہ زمین بوس ہو چکے ہیں اور ان کے خاندان کے تمام گھر اور گاؤں کی آبادی تباہ ہو چکی ہے یہاں بے شمار اموات ہوئیں ہیں بہت جانی اور مالی نقصان ہوا ہے چناٹ کی آبادی بھی تباہ ہو چکی ہے جانی اور مالی نقصان ہوا ہے لیکن پیر بڈھا شاہ ؒ کا مزار باقی رہا ہے۔ بنگوئیں آرنیلہ ارجہ کے بالمقابل آبادی تباہ ہو چکی ہے گھر زمیں بوس ہو چکے ہیں جبکہ پیر بھولہ بادشاہ ؒ کا مزار اصل حالت میں موجود ہے۔ نمروٹ جنڈالہ گاؤں بھی تباہ ہو چکا ہے بیشمار اموات ہوئی ہیں لیکن پیر جیون شاہ ؒ کا مزار مبارک اصل حالت میں موجود ہے۔ دھیرکوٹ مرکزی جامع مسجد مع مدرسہ ان کو نقصان پہنچا ہے۔ مسجد تقریباً شہید ہو چکی ہے لیکن سائیں علی بہادر خان ؒ کا

مزار مبارک بالکل محفوظ ہے۔ چڑیالہ بابا سالم خان کا مزار بالکل محفوظ ہے جبکہ بازار اور متصل آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ سوہاوہ شریف پیر سید علی شاہؒ پیر یعقوب شاہؒ، پیر محبوب علی شاہؒ، پیر مخدوم شاہ، شمشاد شاہ، پیر کبیر شاہؒ کے مزارات اصل حالت میں موجود ہیں جبکہ متصل آبادی برباد ہو چکی ہے۔ ضلع مظفر آباد میں حضرت سائیں سہیلی سرکارؒ کا مزار بالکل محفوظ ہے جبکہ متصل مسجد ٹوٹ چکی ہے۔ سہیلی سرکارؒ پر موجود ایک عینی شاہد کے مطابق مزار شریف پر تلاوت قرآن حکیم میں مصروف تھا جب تلاوت ختم کر کے باہر آیا تو مجھے ہر طرف تباہی ہی تباہی نظر آئی اور میں حیران ہو گیا کہ یہ آن واحد میں کیا سے کیا ہو گیا اور مجھے مزار کے اندر اندازہ تک نہ ہوا۔ پرانے سکرٹریٹ کی عمارات پوری تباہ ہو چکی ہیں جبکہ ان کے متصل ایک مرد کامل کا مزار اصل حالت میں موجود ہے۔ قبرستان شاہ سلطان میں مزار شاہ سلطان بھی محفوظ ہے۔ عید گاہ روڈ پر پیر عنایت شاہ ولیؒ کا مزار اصل حالت میں موجود ہے جبکہ متصل آبادی مٹ چکی ہے ساتھ ہی پائلٹ ہائی سکول نمبر 1 تقریباً ایک ہزار طلباء مع اساتذہ ہلاک ہو چکے ہیں اور اسی روڈ پر پیر سید علاؤ الدین گیلانی اور وہاب الدین گیلانی کے مزار بھی اصل حالت میں موجود ہیں۔ برہال شریف حویلی، قادر آباد دباغ، چھتر ولہ باغ، جبی سیداں، کے اولیاء کاملین کے مزارات بھی اصل حالت میں موجود ہیں جن کی آئندہ کسی مضمون میں عرض ہوگی۔ روزنامہ جنگ کے کالم نویس حامد میر نے اپنے 24 اکتوبر کے مضمون بعنوان، پہاڑ، زلزلہ اور مزار، میں لکھا ہے کہ حضرت سائیں سہیلی سرکارؒ اور حضرت شاہ عنایت ولیؒ مظفر آباد کے مزارت اس شدید زلزلے میں تباہ ہونے سے محفوظ رہے ہیں انہوں نے بالاکوٹ کے دو مزارات کا بھی ذکر کیا ہے جہاں پورا بالا کوٹ صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ یہ دعوت فکر ہے کہ اس زلزلے میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے مزارات محفوظ رہے ہیں اسے کیا کہا جائے ہر آدمی حیرت سے اس سارے معاملے کو دیکھتا رہا ہے۔ میری ناقص سمجھ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے جن بندوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزاری ان کا دل تقویٰ وخوف الٰہی سے سرشار تھا وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اس کے پیارے ہو چکے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دوست ہونے کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ جو میرا فرمانبردار بن جاتا ہے میرا دوست بن جاتا ہے اسے بعد از وصال بھی زندہ رکھا جاتا ہے ایک زلزلہ نہیں لاکھوں زلزلے بھی اسے کچھ نہیں کر سکتے اے بندے مومن اگر تو نے بھی اس کے غضب سے بچنا ہے تو اطاعت اور فرمانبردار بندہ بن جا تا کہ تم بھی محفوظ رہے۔ اور دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو کسی لحاظ سے بھی ناراض نہیں کرتا سو اس بنا پر اپنے محبوب بندوں کے مزارات اور خانقاہوں کو باقی رکھ کر دوستی کا حق ادا کر دیا۔ حالیہ زلزلہ میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب زلزلہ ہوا لوگوں نے اپنے گھر چھوڑ دیئے اور مزارات اولیاء میں پناہ لے لی یوں وہ بھی زلزلے کی تباہ کاری سے محفوظ رہے اسی طرح کئی لوگوں نے مظفر آباد باغ سے ہجرت فرما کر گولڑہ شریف خانقاہ حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہؒ اور بری امام سرکار حضرت شاہ عبد اللطیفؒ اسلام آباد پناہ لی ہے جہاں ان کو کھانا اور رہائش مہیا کئے گئے ہیں۔ زلزلہ کے بعد پاکستان کے عوام نے جہاں اشیاء وقربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی وہاں پاکستان کے روحانی مراکز خانقاہوں سے بیشمار سامان امدادی ٹرک لیکر باغ راولاکوٹ اور مظفر آباد تشریف لائے۔ اس لحاظ سے ان مزارات میں آسودہ خاک کاملین کے گدی نشین حضرات نے خدمت خلق کا حق ادا کر دیا۔ حضرت قبلہ پیر صادق فاؤنڈیشن، سلطانیہ ٹرسٹ، خدمت خلق فاؤنڈیشن نے بھرپور مالی امداد اور متاثرین کی بحالی میں کردار ادا کیا، پیر علاؤ الدین صدیقی بتریاں، پیر فضل ربانی نیریاں شریف، پیر امین الجناب، حضرت شریف، پیر صاحب گولڑہ شریف، پیر صاحب موڑہ شریف، پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری، خانقاہ، سیال شریف، خانقاہ حضرت شاہ سیچار سمیت بہت سے مشائخ اور پیران عظام نے اہم کردار ادا کیا اور کر رہے ہیں۔ جو یقیناً دیگر لوگوں کیلئے تقلید کا باعث اور باعث حوصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان روحانی مراکز کو تا قیامت قائم رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔